تربیت اطفال میں محبت کے پہلو -تعلیمات نبوی کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

(The love and care in the training of the Children- An analytical study in the light of Prophetic guidance)

ڈاکٹر سجاد احمد*

ڈاکٹر اصغر علی خان*

The moral teachings and precepts of the Divine Prophet and his moral behaviour is the best means of leading a child to his ideal life. It goes without saying that both in personal and in social life the observance of moral principles is required of all. This article is written with the aim of better upbringing of children of the present age. The article best illustrates the affectionate, patient, loving and caring behaviour and attitude of Holy Prophet (P.B.U.H.) towards children. Holy Prophet Muhammad (PBUH) was very kind and affectionate to children. He (PBUH) loved them and always treated them with immense kindness and gentleness. In the article the topic clearly discuses about the childhood stages, children's religious, moral and social upbringing in the light of the behaviour and loving attitude that the Holy Prophet (P.B.U.H) had had. The article is divided into different main heading and each heading has an illustration to elaborate.

موضوع کی اہمیت و افادیت:

اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات ہے۔اسکی تعلیمات کے اندر شمول ہے، جو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ ان تعلیمات کی عملی تطبیق کیلئے باری تعالی نے نبی کریم کی بعثت فرمائی اور ان کے ذریعے اس دین کی تکمیل فرمائی-وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَاور ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے بیان کریں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور تاکہ وہ لوگ فکر کریں[1]

اس طرح آپ کی ذات گرامی اس جہان کیلئے رحمت وہدایت اور اخلاق کا اکمل ترین نمونہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے(وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ)بیشک آپ اخلاق کے سب سے بڑے مرتبے پر فائز ہیں ۔[2]

زندگی کے تمام مراحل میں آپ نے واضح ہدایت عطا فرمائیں۔ انہی مراحل میں سے ایک مرحلہ وہ ہے جسےہم بچپن کا مرحلہ کہتے ہیں۔انسانی زندگی میں مرحلہ طفولت سب سے حساس مرحلہ ہوتا ہے جس پر انسان کی بقیہ تمام زندگی کاانحصار ہو تا ہے ۔اس حساسیت کا اندازہ آپ

* اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علومِ اسلامیہ، میرپور یونیورسٹی آف سائنس و ٹیکنالوجی، آزاد جموں و کشمیر۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علومِ اسلامیہ، میرپور یونیورسٹی آف سائنس و ٹیکنالوجی، آزاد جموں و کشمیر ۔

کے اس قول سے ہوتا ہے-مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین ہوتے ہیں جو اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔[3]اس لیے بچوں سے محبت و شفقت کی ذیل میں آپ ﷺ کے قول و فعل تقریر سے بہت ساری تعلیمات منقول ہیں ۔جو اس بات کی غمازی کرتی ہیں واقعی آپ ﷺ ہی انسانیت کے معلم اول ہیں۔

اس موضوع کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے مقالہ نگار نے اپنی بھر پور کوشش کی ہے کہ موضوع "رسول خدا ﷺ کی بچوں سے محبت" سے متعلق تمام پہلووں کا احاطہ کیا جائے اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اس اہم پہلو کو معاشرہ میں اجاگر کیا جائے۔تاکہ والدین اپنے بچوں کے مستقبل کو سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں کامیاب اور روشن بنا سکیں اور قرآن حکیم کی اس آیت کے مصداق" يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ " اے ایمان والو ! بچائو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تندخو سخت گیر ہیں، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں ۔[4] اپنی اور بچوں کی عاقبت سنوار سکیں۔

زیر بحث موضوع کو مندرجہ ذیل ترتیب سے لکھا گیا ہے:-

- طفولت کا مفہوم اور مراحل
- بچوں کی دینی تربیت میں آپ ﷺ کی محبت کے پہلو
- عبادات میں آپ ﷺ کی بچوں سےمحبت کے پہلو
- بچوں کی اخلاقی تربیت میں آپ ﷺ کی محبت کے پہلو
- حاصل کلام

طفولت کا مفہوم اور مراحل :

موضوع کی تفصیل میں جانے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم ضروری مصطلاحات کی تعریف بیان کریں تاکہ موضوع کو سمجھنے میں مدد ملے۔سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ بچپن کا اطلاق عمر کی کس حدپر ہوتا ہے۔ عربی زبان میں بچوں پر مندرجہ ذیل الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔طفل،صغیر، صبی،ذیل میں ان الفاظ کے معنی بیا ن کیے جا رہے ہیں۔تاکہ بچپن کی عمر کی تحدید کی جا سکے۔

الطفل:جب تک بچہ نرم و نازک رہے اس وقت تک اسے طفل کہاجاتا ہے یہ اصل میں مفرد ہے مگر کبھی بمعنی جمع بھی آتا ہے چناچہ قرآن میں ہے : (ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا)[5] پھر تم کو نکالتا ہے کہ تم بچے ہوتے ہو - (أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا)[6]یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں - طفل کی جمع اطفال آتی ہے - چناچہ فرمایا : (وَإِذا بَلَغَ الْأَطْفالُ) [7]اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہوجائیں - اور طفلت طفولۃ وطفالۃ کے نرم ونازک ہونے کے ہیں - اور جس ہرنی کے ساتھ اس کا بچہ ہوا سے مطفل کہاجاتا ہے طفلت الشمس اس وقت بولا جاتا ہے جب آفتاب نکلنے کو ہو اور ابھی تک اس کی دھوپ اچھی طرح زمین پر نہ پھیلی ہو -[8] اصطلاحا :(الطفولة) المرحلة من الميلاد إِلَى الْبلُوغ[9]طفولت سے مراد پیدائش سے بلوغت تک کا مرحلہ ہے۔

الصغیر :صغر لغت میں : اس کا ماخذ " صغر صغرا فھو صغیر " ہے ۔حجم میں کم یا عمر میں چھوٹا ہونا ، " صغیر" کی جمع : صغار ہے ، نیز اسی سے " اصغر" اسم تفضیل آتا ہے۔[10]صغر ، کبر کی ضد ہے ، اور صغارت (چھوٹا ہونا) عظم (بڑا ہونا) کی ضد ہے۔ اصطلاح میں : ایک وصف جو انسان کیساتھ ولادت سے بالغ ہونے تک لاحق رہتا ہے۔

الصبا - صبا چند معانی پر بولا جاتا ہے ، مثلا کم عمری ، نو عمری اور صبی ، نوجوان سے کم والا ، جس نے ابھی دودھ نہ چھوڑا ہو ، لسان العرب میں ہے : صبی ولادت سے دودھ چھوڑنے تک کی عمر کا بچہ۔[11]اس لحاظ سے صبا ، صغر سے خاص ہے۔اس طرح بچپن کے دو مراحل ہیں:

1-مرحلہ عدم تمییز :

یہ وہ مرحلہ ہے جب بچہ دودھ پینے کی عمر میں ہوتا ہے ، اور اسے اپنی جبلی کمزوریوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ،وہ چیزوں کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا ، اور وہ مکمل طور پر دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔سو اس مرحلہ پر اسے انتہائی شفقت،محبت ونرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ مرحلہ ولادت سے شروع ہوکر تمییز پرختم ہوتا ہے۔سیرت النبی ﷺ سے ہمیں اس مرحلہ کے حوالہ سے بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ جوآپ ﷺ کی بچوں کیساتھ کمال شفقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ کسطرح آپﷺ نے بچوں کیساتھ شفقت و رحمت کا معاملہ

کیا اور ان کے احوال کا مکمل پاس کیا ۔اسکی بہترین مثال یہ حدیث ہے جسکو امام بخاری نے نقل کیا ہے: عن عائشة رضی الله عنها " أتی رسول الله ρ بصبيٍ فبال علی ثوبه فدعا بماء فأتبعه إياه "[12] ام المومنین حضرت عائشہ (رض) کہتی ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کردیا، آپ نے پانی منگوایا اور فورا اس پر بہایا۔

2-مرحلہ تمییز:

یہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب بچہ مختلف چیزوں کے درمیان تمییز کرنے پر قادر ہو جائے ، بچے کے اجتماعی روابط پھیلتے ہیں اور اس میں چیزوں کے درمیان فرق کرنے کا ادراک پیدا ہوتا ہے۔ بایں معنی کہ اس کے پاس اتنی سمجھ ہو جس سے وہ نفع و نقصان میں فرق کر سکے۔یہ لحاظ رہے کہ اس کی کوئی معین عمر نہیں جس سے اس کا علم ہو سکے ، بلکہ اظہار اور پختگی کی علامات سے تمییز کا پتہ چلتا ہے ، چنانچہ بسا اوقات بچہ نہایت کم عمری میں مرحلہ تمییز پر جاتا ہے ، اور کبھی کبھی دیر لگتی ہے ۔یہ مرحلہ بلوغ کیساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

اس مرحلہ میں بچے کی اخلاقی تربیت کا دائرہ کار بڑھ جاتا ہے اور اس پر مزید توجہ کی ضرورت پیش آتی ہے ۔اس مرحلے کے حوالے سے بھی ہمیں سیرت طیبہ سے بے شمار مثالیں ملتی ہیں جو اس مسئلے کی حساسیت کا بین ثبوت ہیں کہ بچے کی اس مرحلہ میں محبت و شفقت کیساتھ ساتھ سرزنش بھی کرنا پڑتی ہے تاکہ اس کی اخلاقی تربیت میں کسی قسم کا بگاڑ نہ آئے،اور بلاشبہ یہ سب کچھ بچوں سے محبت ہی کی ایک دلیل ہے کہ آپ اپنے بچوں کے حوالے سے کسقدر فکر مند ہیں۔یقینا اس مرحلہ میں بچوں کیساتھ محبت و شفقت ان میں اعتماد پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ایک دفعہ آپ نے انگور کے دو خوشے مجھے دیے کہ میں ایک خود کھالوں اور دوسرا اپنی ماں کو دے ووں (جبکہ میں وہ دونوں خود کھا گیا) سو آپ کی جب میری والدہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ نعمان نے آپکو انگور پیش کیے تو والدہ نے نفی میں جواب جس پر آپ نے پیار سے میرا کان کھینچا اور مجھے دھوکے باز قرار دیا۔[13]

اسکی دوسری مثال یہ حدیث ہے :جس میں عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ کی نگرانی میں اور میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے نے فرمایا کہ اے لڑکے ! اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا، میں اس کے بعد اسی طرح ہی کھاتا تھا۔ سو یہ احادیث اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ آپ نے اس مرحلےمیں بچوں کی ذہنی حالت کا مکمل پاس کیا اور نرمی و شفقت سے ان کی حکیمانہ توجیہ و اصلاح فرمائی۔

بچوں کی دینی تربیت میں آپ کی محبت کے پہلو

اسلامی نظام حیات کی اساس عقیدہ توحید میں پنہاں ہےہر نبی نے اپنی دعوت کا آغاز اسی نقطہ سے کیا۔ اس لیے بچوں سے محبت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ انکی دینی تربیت کا آغازسب سے پہلے عقیدہ توحید کی تعلیم سے کیا جائےنبی کریم نے اس کا ادراک کرتے ہوئے بچپن ہی میں بچوں میں اسکی اہمیت کو اجاگر کیا۔اس ضمن میں آپ نے بچوں کو عقیدہ کی تعلیم میں محبت و شفقت کے متنوع اسالیب اپنائے ، کبھی پیار سے انہیں مخاطب کرکے تو کبھی انہیں اپنے سینے کیساتھ اپنائیت کا احساس دلا کر، ذیل میں اسکے شواہد نقل کیے جا رہے ہیں۔

بچوں کے عقائد کی اصلاح:

-حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہوجائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کرلیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ اس لئے کہ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہوچکے۔ [14]

بچوں کو قرآن کی ترغیب اور ان کیلئے دعا :

عن ابن عباس قال: ضمني رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال: «اللهم علمه الكتاب»ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے ایک

مرتبہ اپنے سینے کیساتھ لپٹا لیا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو (اپنی کتاب) کا علم عطا فرما۔[15]

بچوں پر نظربد کی فکر:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ يَبْكِي، فَقَالَ: " مَا لِصَبِيِّكُمْ هَذَا يَبْكِي، هَلَّا اسْتَرْقَيْتُمْ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جگہ داخل ہوتے ہوئے کسی بچے کے رونے کی آواز سنی تو فرمایا: کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟ کیاآپ نے نظر بد سے اسکا رقیہ کیا ہے؟[16]

عبادات میں آپ کی بچوں سےمحبت کے پہلو:

دین اسلام میں عبادات وہ شعائر ہیں جن کا مقصد بندے کا رخ اپنے رب کیطرف موڑنا ہوتا ہے۔اس طرح انکی بجاآوری سے بندہ اپنے آپکو اس مقصد پر قائم رکھتا ہے جس کیلئے اس کائنات کی تخلیق کی گئی۔گو کے طفولت میں بچہ شرعی تکالیف کا مکلف نہیں ہوتا لیکن اگر اس مرحلہ میں بچے کو عبادات کی ترغیب دی جائے تو یہ عبادات اس کو مستقبل میں اس قابل بنا دیتی ہیں کہ وہ نیک و صالح فرد بن کر سامنے آئے۔نبی کریم کی زندگی سے ہمیں عبادات کی ذیل میں بے شمار شواہد ملتے ہیں جن میں آپ نے بچوں کیساتھ کمال شفقت کا مظاہرہ کیا۔کبھی بچوں کی وجہ سے نماز میں طوالت کو ناپسند فرمایا تو کبھی بچوں کو محبت سے انکی ترغیب دلائی۔ذیل میں ان شواہد کا تذکرہ کیا جا رہا ہے:

بچوں کی وجہ سے نماز میں طوالت سے ممانعت :

-حضرت ابومسعود انصاری (رض) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں فلاں فلاں آدمی کی وجہ سے جو ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے نماز سے رہ جاتا ہوں حضرت ابومسعود (رض) کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو اس دن سے زیادہ غصہ میں کبھی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعض متنفر کرنے والے ہیں تم میں سے جو لوگوں کی امامت کرے تو وہ تخفیف کرے کیونکہ اس کی اقتداء میں بوڑھے ،بچے اور حاجت مند لوگ ہوتے ہیں۔[17]

-انس بن مالک رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچے کے

رونے کی آواز سن کر مختصر کردیتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس کی ماں سخت پریشان ہوجائے گی[18]

دوران نماز بچوں کی اصلاح:

ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم کے ہمراہ نماز ادا کی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دائیں جانب کھڑا کرلیا۔ [19]

دوران نماز بچوں سے محبت:

ابوقتادہ (رض) کہتے ہیں کہ میرے پاس نبی تشریف لائے اس حال میں کہ امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھوں پر سوار تھیں، چناچہ آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی، جب رکوع کرتے تو اس کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔[20]

بچوں کی وجہ سے سجدہ میں طوالت:

عبداللہ بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم نماز عشاء ادا کرنے کیلئے باہر تشریف لائے اور آپ اس وقت حضرت امام حسن اور امام حسین کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ اس وقت آگے بڑھے (نماز کی امامت فرمانے کیلئے) اور ان کو بٹھلایا زمین پر پھر نماز کے واسطے تکبیر فرمائی اور نماز شروع فرمائی۔ آپ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ میں تاخیر فرمائی تو میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ صاحب زادے (یعنی رسول کریم کے نواسے) آپ کی پشت مبارک پر ہیں اور اس وقت آپ حالت سجدہ میں ہیں۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا جس وقت آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے نماز کے دوران ایک سجدہ ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آگیا یا آپ پر وحی نازل ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں تھی میرا لڑکا (نواسہ) مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو (برا) محسوس ہوا کہ میں جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد (کھیلنے کی خواہش) مکمل نہ ہو۔ [21]

بچوں کی چاہت میں منبر سے اترنا:

ابن بریدہ، ابوموسی (رض) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین آگئے دونوں نے سرخ کرتے پہن رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آرہے تھے۔ آپ منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ

سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے ہوئے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کرسکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اتر کر انہیں (گود میں) اٹھا لیا۔[22]

بچوں کیلیئے حج کے ثواب کی نوید :

عن ابن عباس، عن النبي صلى الله عليه وسلم لقي ركبا بالروحاء، فقال: «من القوم؟» قالوا: المسلمون، فقالوا: من أنت؟ قال: «رسول الله»، فرفعت إليه امرأة صبيا، فقالت: ألهذا حج؟ قال: «نعم، ولك أجر»[23]حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے فرمایا کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر عرض کیا اے اللہ کے رسول ! کیا اس کا حج ہوجائے گا ؟ آ نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی اس کا اجر ملے گا۔

بچوں کی اخلاقی تربیت میں آپ کی محبت کے پہلو

بلاشبہ آپ کو اخلاق کے سب سے عالی رتبہ پر فائز تھےچنانچہ آپ نے عالم انسانیت کو اخلاقیت کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس کی گواہی باری تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:(وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ)[24]ایک جگہ خود آپ نے بھی اپنی بعثت کا مقصد بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :(إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق) [25]"مجھے تو اس لیے بھیجا گیا ہے تاکہ میں نیک خصلتوں اور مکارم اخلاق کی تکمیل کروں"اسی کو سراہتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے اخلاق حسنہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: كان خلقه القرآن ۔یہاں تک کہ آپ کے ان اخلاق عالیہ سے آپ کےدشمن بھی فیضاب ہوئے جس کی وجہ سے باری تعالیٰ کو قرآن مجید میں گواہی دینا پڑی۔اس طرح آپ کے اخلاق عالیہ سے جہاں تمام مخلوقات مستفید ہوئیں وہان بچے بطور خاص آپ کی محبت ورفق کا عنوان رہے۔ذیل میں ہم اس کے چند شواہد ذکر کریں گے۔تاکہ والدین اپنی اولاد کی تربیت کا سماں پیدا کرکے دین و دنیا کی سعادتوں کو سمیٹ سکیں۔

بچوں کو خوبصورت ناموں (کنیت) سے پکارنا :

انس (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی خلق کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے اچھے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہا جاتا تھا،(راوی کا بیان ہے کہ) غالباً اس کا دودھ چھٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ مزاحاً فرماتے«یاأبا عمیر، ما فعل النغیر» اے ابوعمیر نغیر کو کیا ہوا ،نغیر ایک پرندہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا اور اکثر نماز کا وقت ہوتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے، جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اس کے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم دیتے

پھر آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوجاتے ہم بھی آپ پیچھے کھڑے ہوجاتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے-[26]

وضاحت :نغیر گوریا کی مانند ایک چڑیا ہے جس کی چونچ لال ہوتی ہے ، ابوعمیر نے اس چڑیا کو پال رکھا تھا اور اس سے بہت پیار کرتے تھے ، جب وہ مرگئی تو نبی اکرم ﷺتسلی مزاح کے طور پر ان سے پوچھتے تھے- -عن أنس بن مالك، أن النبي ﷺ قال له: يا ذا الأذنين، قال محمود: قال أبو أسامة: يعني مازحه.حضرت انس بن مالک (رض) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺنے انہیں فرمایا اے دو کانوں والے- محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا-[27]

پیار سے بچوں کے رخسار پر ہاتھ پھیرنا :

حضرت جابر بن سمرہ (رض) سے روایت کی ، کہا : کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا- سامنے کچھ بچے آئے تو آپﷺنے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا- میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے نبی کریم ﷺ نے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا ہو-[28]

بچوں کو کندہوں پر بیٹھانا :

حضرت براء بن عازب (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی (رض) کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر-[29]

بچے کے چہرےپر اپنے منہ مبارک سے وضو کا پانی پھینکنا :

عن محمود بن الربيع، قال: «عقلت من النبي صلى الله عليه وسلم مجة مجها في وجهي وأنا ابن خمس سنين من دلو»[30]محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺنے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے منہ پر کلی کی تھی اور میں پانچ سال کا بچہ تھا -ابن حجر رحمه الله فرماتے ہیں کہ :وفعله النبي ﷺ مع محمود إما مداعبة منه أو ليبارك عليه بها كما كان ذلك من شأنه مع أولاد الصحابة[31]-ایسا آپ ﷺ نے

بطور مداعبہ یا برکت کیلیئے کیا جیسا کہ آپ کا اولاد صحابہ کیساتھ محبت و شفقت کا معمول تھا ۔

بچی کی دلجوئی کیلئے آپ کا اسے اپنےساتھ کھیلتے رہنے دینا :

ام خالد بنت سعید کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کی خدمت میں آئی اور میں ازار و قمیص پہنے ہوئے تھی، رسول اللہ نے فرمایا سنہ سنہ (عبداللہ کا بیان ہے کہ سنہ حبشی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں) ام خالد کا بیان ہے کہ میں خاتم نبوت سے کھیلنے لگی، میرے والد نے مجھے اٹھا لیا، رسول اللہ نے فرمایا اسے کھیلنے دو ، پھر رسول اللہ نے ابلی واخلقی تین بار فرمایا یہ کپڑا پرانا ہو اور پھٹ جائے (مراد دیر تک رہے) عبداللہ کا بیان ہےکہ وہ کپڑا بہت دنوں تک رہا۔ [32]

بچوں کا بوسہ لینا :

-حضرت ابوہریرہ (رض) کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے حسن بن علی (رض) کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے، اقرع نے کہا کہ میرے پاس دس بچے ہیں، میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا، تو رسول اللہ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ [33]

- حضرت عائشہ (رض) کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو بوسہ نہیں دیتے، آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو کھینچ لیا ہے تو اس میں کیا کروں۔ [34]

بچیوں سے حسن سلوک کرنے والےپر جہنم کی آگ کو حرام قرار دینا:

حضرت عائشہ (رض) زوجہ نبی کا بیان ہے کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر میرے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس کو میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا، میں نے وہ اسے دے دی، اس نے اپنی بیٹیوں میں تقسیم کردی، پھر اٹھ کر چل دی، نبی تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا جو شخص ان بچیوں کو کچھ بھی دے دے اور ان کے ساتھ احسان کرے تو یہ ان کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب (کاذریعہ) ہوں گی۔ [35]

کافروں کے بچوں کے قتل کی ممانعت کرنا :

عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم □ نے کسی غزوہ میں کسی عورت کو مقتول پایا تو آپ□ سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور یہ حکم صادر فرمایا عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔[36]

-حضرت سلیمان بن بریدہ (رض) اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ□ جب کسی آدمی کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر بناتے تو آپ □اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور جو ان کے ساتھ ہوں ان کے ساتھ مسلمان (مجاہدین) کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے پھر آپ □ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو عہد شکنی نہ کرو اور مثلہ (یعنی کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑی جائے) نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔[37]

بچوں کو دعا دینا اور شفقت سے انکے سر پر ہاتھ پھیرنا :

-حضرت انس (رض) سے روایت ہے کہ میری والدہ ام انس (رض) مجھے لے کر رسول اللہ□کے پاس آئیں ، انھوں نے اپنی آدھی اوڑھنی سے میری کمر پر چادر باندھ دی تھی اور اوڑھنی میرے شانوں پر ڈال دی تھی ۔ انھوں نے عرض کی : اللہ کے رسول □! یہ انیس (انس کی تصغیر) ہے میرا بیٹا ہے، میں اسے آپ کے پاس لائی ہوں تا کہ یہ آپ کی خدمت کرے، آپ اس کے لیے اللہ سے دعاکریں تو آپ نے فرمایا :" اے اللہ ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر۔ حضرت انس (رض) نے کہا : اللہ کی قسم ! میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی گنتی سو کے لگ بھگ ہے۔[38]

-عن أنس قال: «كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزور الأنصار فيسلم على صبيانهم، ويمسح برءوسهم، ويدعو لهم»أنس رضی اللہ عنہ سےروایت ہے کہآپ □ انصار کی زیارت کرتے ،انکے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور انکے کیلئے برکت کی دعا فرماتے۔[39]

بچوں کو ہدیہ دینا :

-حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ □ کے سامنے جب (کسی موسم کا) پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے :" اے اللہ ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں ہمارے پھلوں میں ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت فر ما " پھر آپ وہ پھل اپنے پاس موجود بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔[40]

-ام المؤمنین سیدہ عائشہ (رض) بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم □کے پاس نجاشی کے ہاں سے کچھ زیورات آئے جو اس نے آپ □کو ہدیہ کیے

تھے ان میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی جس کا نگینہ حبشی انداز کا تھا ۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے اسے لکڑی سے تھاما اور آپ ﷺاس سے اعراض کرنے والے تھے ۔ یا آپ ﷺنے اسے اپنی انگلیوں سے پکڑا پھر (اپنی نواسی) زینب کی بیٹی امامہ دختر ابی العاص کو بلایا اور فرمایا بیٹا ! یہ تم پہن لو ۔[41]

بچوں کیساتھ گرمجوشی سے پیش آنا :

-حضرت ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺمکہ تشریف لائے (فتح کے موقع پر) تو عبدالمطلب کی اولاد نے (جو مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا۔ (یہ سب بچے ہی تھے) آپ نے از راہ محبت ایک بچے کو اپنے سامنے اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ [42]

-حضرت عبداللہ بن جعفر (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺجب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو گھر کے بچے آپ ﷺسے جا کر ملتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺسفر سے واپس تشریف لائے تو میں آپ ﷺسے ملنے کے لئے آ گے بڑھا تو آپ ﷺنے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ (رض) کے لخت جگر آئے تو آپ ﷺنے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم تینوں ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ [43]

بچوں پر رحمت کی تلقین :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺنے فرمایا:جو کوئی بچوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[44]

بچوں کی عیادت کرنا :

حضرت انس (رض) سے روایت ہے کہ ایک یہودی بچہ نبی ﷺکی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار پڑا۔ تو اس کے پاس نبی اللہ ﷺعیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا اسلام لے آ ! اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس کھڑا تھا اس نے اپنے بیٹے سے کہا ابوالقاسم ﷺکا کہا مان اور وہ اسلام لے آیا تو نبی ﷺیہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی ۔[45]

-حضرت انس بن مالک (رض) سے روایت ہے کہ میں نے بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺبچوں پر شفقت فرمایا کرتے تھے (آپ ﷺکے لخت جگر) حضرت ابراہیم عوالئی مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور آپ ﷺوہاں چلے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپﷺکے ساتھ ہوتے تھے اور آپ ﷺان کے گھر میں بھی چلے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند لوہار تھا تو آپ

اپنے بچے کو لیتے اس سے پیار کرتے پھر آپ واپس تشریف لے آتے عمر وکہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم انتقال کر گئے تو رسول اللہ نے فرمایا ابراہیم (رضی اللہ عنہ) میرا بیٹا ہے اور وہ رضاعت کی حالت میں ہی انتقال کر گیا ہے اب اس کے لئے دو انائیں ہیں جو اسے جنت میں رضاعت کی مدت پوری ہونے تک دودھ پلائیں گی۔[46]

بچوں کے بارے میں فکر مند ہونا :

حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب رات کی تاریکی آنے لگے یا فرمایا جب شام ہوجائے تو تم اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے باز رکھو کیونکہ اس وقت میں شیاطین پھیل جاتے ہیں اور جب تھوڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہیں اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کردو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔[47]

بچوں سے دھوکہ کرنے کی ممانعت:

سیدنا عبداللہ بن عامر (رض) کہتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا ۔ ادھر آؤ ، چیز دوں گی اور رسول اللہ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے ۔ آپ نے میری والدہ سے دریافت فرمایا ” تم اسے کیا دینا چاہتی ہو ؟ “ انہوں نے بتایا کہ میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں ۔ پھر رسول اللہ نے اس سے کہا ۔ ” اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا ۔[48]

حاصل کلام :

- ہمارے لیے بچوں کی صحیح نہج پر تربیت کیلئے اسوہ رسول ہی وہ واحد معیار ہے جس سے ہم اپنے گھرانوں اور معاشروں کو مستقبل کا ایک کامیاب انسان فراہم کر سکتے ہیں۔
- بچوں کی اچھی تربیت کے ذریعے معاشرے کو بہترین پیداوار دینا والدین اور اساتذہ کی اولین ذمہ داری ہے۔اس مقصد کے حصول کیلئے اوپر دی گئی تعلیمات کے بغیر ان مقاصد کا حصول ناممکن ہے ۔
- بچپن کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ پر ہے ۔کیونکہ بچہ جس کا ضمیر بالکل صاف ،اور جسکی روح بے داغ ہوتی ہےاور جسکا دل مثل آئنیہ ہوتا ہے،اگر اس کی اچھی تربیت کی جائے تو وہ اچھا انسان بن سکتا ہے۔لیکن اگر اس سے لاپروائی برتی جائے تو وہ والدین ،خاندان اور معاشرے کیلئے ایک موذی انسان بن سکتا ہے۔

- بچہ فطرتا نیک اور پاک ہوتا ہےاور وہی کچھ بنتا ہے جو اسکو اسکے والدین اور اردگرد کا ماحول بناتا ہے۔اگر بچوں کی صحیح پرورش نہ کی گئی تو اانکی شخصیت پر دیگر منفی عوامل کا اثر پڑ سکتا ہے جسکا تدارک بڑی عمر میں پہنچ کر ناممکن ہو سکتا ہے۔
- بچوں کو ایسے کاموں میں مصروف رکھا جائے جو اس کی عمر ،دلچسپی اور صلاحیت کے عین مطابق ہوں۔ان کے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے،اور انکے رویوں پر گہری نظر رکھی جائے۔اچھے رویوں کو پہچان کر انکی تعریف اور غلط رویوں کی حکمت سے اصلاح کرنی چاہیے۔
- والدین کو اپنی معاشی فکر کیساتھ ساتھ سب سے اس بات کی فکر ہونی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو انکا وقت دیں۔اگر معاشی تگ و دو میں زیادہ الجھنے کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کی تربیت کیلیئے صرف مالی ایثار کو کافی سمجھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں بچہ ان عواطف وجذبات سے محروم ہو جائےگا جو اسکی شخصیت میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔
- موجودہ معاشروں میں بدنظمی ،بے چینی،بے حرمتی اور خود غرضی کی جو وبا پھیلتی جا رہی ہے اسکی بنیادی وجہ والدین کا تربیت کے ان اصولوں سے جہالت ہے جنکا ہم نے اوپر تذکرہ کیا ہے۔دوسرا بچپن کے زمانے کی اہمیت کا ادراک نہ ہونا ہے۔اگر سیرت رسول کی روشنی میں اس مرحلے کے حوالے سے دی گئی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ان امراض کو بروقت قابو کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1.۔ النحل۔44

2.۔القلم۔ 3

3.۔صحیح البخاری۔کتاب الجنائز،باب أذا أسلم الصبي فمات..،94/2، المحقق :محمد زهير، الناشر دار طوق النجاة،الطبعة الأولى 1422ھ

4.۔سورہ التحریم۔ 6

5.۔غافر۔ 67

6.۔النور۔31

7.۔النور۔59

8.۔ مفردات في غريب القرآن .المؤلف: أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهانى،ص :521،المحقق: صفوان عدنان الداودي،
دار القلم ، بيروت.
9.۔ معجم الوسيط۔ مجمع اللغة العربية ، القاهرة، الناشر : دار الدعوة .
10.۔ لسان العرب. لإبن منظور،458/4۔ والمعجم الوسيط ، ص 515.
11.۔ لسان العرب ۔450/14
12.۔صحيح البخاري ،كتاب الوضوء، باب بول الصبيان 54/1
13.۔ مسند الشاميين. لإمام الطبراني ، المحقق : حمدي بن عبدالمجيد، الناشر: مؤسسة الرسالة –بيروت ، الطبعة الأولى 1984م.
14.۔ سنن الترمذي.248/4، المحقق :بشار عواد،الناشر :دار الغرب الإسلامي .بيروت.
15.۔ صحيح البخاري.كتاب فضائل القرآن،باب تعليم الصبيان القرآن،26/1.
16.۔مسند الإمام أحمد.500/40، المحقق شعيب الأرنؤوط وآخرون، الناشر:مؤسسة الرسالة ،ط:الأولى 1421هـ،2001م.
17.۔المعجم الأوسط .لإمام الطبراني ، المحقق : طارق بن عوض، 339/2،الناشر :دار الحرمين القاهرة.
18.۔صحيح البخاري.كتاب الأذان،باب:باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي،143/1.
19.۔سنن النسائي . كتاب الإمامة،الجماعة إذا كانوا اثنين، 104/2.تحقيق :عبدالفتاح أبوغدة،مكتب المطبوعات حلب،ط:الثانية 1986م.
20.۔ كتاب الصلاة ،باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، 109/1۔
21.۔سنن النسائي .كتاب التطبيق ،باب هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة، 229/2،
22.۔سنن النسائي ۔كتاب صلاة العيدين،نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، 192/3.
23.۔صحيح مسلم.كتاب الحج،باب صحة حج الصبي وأجر من حج به ،974/2.
24.۔القلم .4
25.۔السنن الكبرى .لإمام البيهقي.323/10،المحقق: محمد عبد القادر عطا،الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات،ط:الثالثة 2003م.
26.۔ صحيح البخاري.كتاب الأدب،باب الكنية للصبي..،45/8.
27.۔سنن الترمذي.أبواب البر والصلة،باب ما جاء في المزاح، 326/3.

28.۔ صحيح مسلم ،كتاب الفضائم، باب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم ولين مسه والتبرك بمسحه، 1814/4
المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي،الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت
29.۔صحيح مسلم.كتاب فضائل الصحابة،باب فضائل الحسن والحسين،1883/4.
30.۔صحيح البخاري.كتاب العلم،باب:متى يصح سماع الصغير؟،26/1.
31.۔فتح الباري شرح صحيح البخاري۔لإبن حجر العسقلاني،172/1،الناشر دارالمعرفة بيروت،ط:1379ھ.
32.۔ صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب من ترك صبية غيره حتى تلعب به، أو قبلها أو مازحها،7/8.
33.۔صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،7/8
34.۔صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،7/8
35.۔صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،7/8
36.۔صحيح البخاري.كتاب الجهاد والسير ، باب قتل الصبيان في الحرب،61/4.
37.۔صحيح مسلم.كتاب الجهادوالسير، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث، ووصيته إياهم بآداب الغزو وغيرها، 1357/3.
38.۔صحيح مسلم .كتاب الفضائل، باب من فضائل أنس بن مالك رضي الله عنه، 1929/4.
39.۔سنن الكبرى.للنسائي، كتاب المناقب،7أبناء الأنصار رضي الله عنهم،/386.حققه:حسن عبد المنعم شلبي،الناشر مؤسسة الرسالة 2001
40.۔صحيح مسلم .كتاب الحج، باب فضل المدينة، 1000/2
41.۔سنن أبي داؤد.كتاب الخاتم،باب ما جاء في الذهب للنساء 92/4.
42.۔صحيح البخاري.كتاب اللباس،باب الثلاثة على الدابة،169/7.
43.۔صحيح مسلم .كتاب الفضائل، باب فضائل عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما، 1885/4
44.۔سنن الترمذي .كتاب أبواب البر والصلة،باب ما جاء في رحمة الصبيان ،385/3.
45.۔صحيح البخاري.كتاب الجنائز،باب إذا أسلم الصبي فمات، هل يصلى عليه، وهل يعرض على الصبي الإسلام،94/2۔
46.۔صحيح مسلم .كتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك،1808/4.

47.ـصحيح البخاري.كتاب بدء الخلق،باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال،128/4.

48.ـسنن أبي داؤد.كتاب الأدب،باب في التشديد في الكذب،298/4.